اشعار کی تشریح

بند1۔ ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں

بوندوں کی جھجھاوٹ قطرات کی بہاریں

ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں۔

تشریح:

نظیر اکبر آبادی برسات کے موسم یعنی بارش کے موسم کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب برسات کا موسم آیا تو اپنے ساتھ بادل اور گھٹائیں لے آئیں اور ہر طرف جل تھل ہوگیا درخت پودے اور سر سبز کھیت برسات سے دھل گئے ہوا کے جھونکے آتے ہیں تو سر سبز و شاداب چھت جو نظر آتے ہیں یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہر طرف سر سبزی اور شادابی ہے۔ حدِ نگاہ ہریالی ہی ہریالی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت میں فرحت سی محسوس ہوتی ہے۔

بارش کے قطرے اتنے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں جیسے کسی چیز کے جگ مگ کرنے کی کیفیت ہوتی ہے۔

تو دور دور تک سر سبزی اور شادابی ہوتی ہے۔ مینہ کے قطرے سر سبز فرش پر موتیوں کی صورت بہار دکھاتے ہیں۔ ایسا نظارا صرف کسی ایک جانب نہیں ہے بلکہ جدھر بھی نظر اٹھائیے یہی حسین اور دلفریب سماں نظر آتا ہے۔ ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم ہے۔

بند2۔

بادل ہوا کے اوپر ہوں مست جا رہے ہیں
جھڑیو کی مستیوں سے دھوئیں مچا رہے ہیں
پڑھتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں گ
لزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

تشریح:

اس بند میں شاعر نظیر اکبر آبادی برسات کے مناظر کے مرقع نگاری کی ہے وہ کہتے ہیں کہ برسات کا موسم شروع ہوتے ہی ہر طرف بادل ہیں بادل نظر آنے لگے ہوا کے ساتھ ساتھ گھنگھور گھٹائیں چھانے لگی بھی ہوں اوپر بادل ہیں بادل چھا گئے۔ برسات کے باعث خوب پانی برس رہا ہے۔ کہیں تو گھروں میں بےپناہ پانی جمع ہوگیا ہے اور جو جگہیں بلندی پر ہیں وہ خشک رہ گئی ہیں۔ بعض مقامات پر جل تھل ایک ہو گئے ہیں۔ باغات میں بارش نے

عجیب سماں پیش کیا ہے۔ ہرے پودے پھل اور پھول پانی سے بھیگے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ شاعر برسات کے حوالے سے بتاتے ہیں کہ باغات اور سبزہ زاروں میں پانی ہی پانی رواں دواں ہے چنانچہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں پر بارش نہ ہوتی ہو۔

بند3۔

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

تشریح:

اس بند میں سینی برسات کی خوبصورت مناظر کسی کی ہے اور مصوری کرتے ہوئے کہا ہے کہ برسات کے موسم میں بارشوں کے بعد ماحول اتنا خوبصورت اور دلکش ہو گیا ہے کہ زمین میں سر سبز رنگ کا لباس زیب تن کر رکھا ہے کے حسین نظارے دکھائی دے رہے ہیں باغوں کی رونق ہر طرف پھیلی ہوئی ہے درخت اور پودے نکھرے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ سادہ بھی یہ بہار برسات کی وجہ سے ہے مختصر یہ کہ قدرت نے چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ بکھیر دیا ہے برسات کے پانی نے ہر چیز پر نکھار پیدا کر دیا ہے جہاں تک نظر کام کرتی ہے ہریالی ہی ہریالی نظر آتی

ہے۔ زمردیں فرش بچھا ہوا ہے۔ ہر طرف برسات کی آمد کی دھومیں مچی ہوئی ہیں۔ نظر میں یہی نقشہ ہے کہ چاروں طرف لہلہاہٹ ہے۔ چنانچہ برسات کی بہاروں نے پورے ماحول کو زبردست تروتازہ خوشگوار اور خوبصورت بنا دیا ہے۔

بند4۔ سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ ابر کی سیاہی

اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تابہ ماہی

یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!

تشریح: جدت اور ندرت سے بھرپور اس بند میں شاعر نے مناظر فطرت اور مظاہر فطرت کی خوب منظر کشی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آسمان پر سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں۔ گھنگھور گھٹائیں اُمنڈتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ بارش نے پیاسی زمین کی پیاس بجھا دی ہے۔ ہر طرف ہریالی اور سبزہ ہی سبزہ لہلہا رہا ہے۔ پودوں اور درختوں کی شاخیں مستی میں آ کر جھوم رہی ہیں۔ آسمان پر سیاہ، سُرخ اور ہلکے سبز رنگ کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اے رب کائنات اور پروردگار عالم یہ سب تیری قدرت کے نظارے ہیں۔ تیرے سوا کوئی ایسی ہستی نہیں ہے جو اتنے خوبصورت نظارے پیدا کر سکے۔ تو ہی گل و گلزار کو خوبصورتی اور رنگینی بخشتا ہے۔

بند5۔ کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت

بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت

تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

تشریح: اس بند میں شاعر برسات کے حوالے سے اللہ تعالی کی حمد و ثناء اور قدرت و عظمت بیان کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باری تعالی ! میں ناچیز کس طرح تیری قدرت کو احاطہ قلم میں لاؤں اور بیان کروں، تُو نے اس دنیا میں ہمارے لئے بے شمار سامان مہیا کیے ہیں۔ تیری قدرت اتنی بڑی ہے کہ تیری قدرت نے ہر جگہ جلوے دکھائے ہیں۔ ہر طرف خوبصورت اور دلکش نظارے ہمیں دیے ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ انسانوں کی مستی اور دلفریبی تو ایک طرف، برسات کے حسین اور دلفریب مناظر سے لطف اٹھاتے ہوئے تیتر بھی حمدِ الہی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ ان کی زبانوں سے بھی سبحان ربنا کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ برسات کی بدولت انسان، چرند، پرند سبھی نہال ہیں اور قدرت کی عنایت دیکھ دیکھ کر ثناء خوانی کر رہے ہیں۔ گویا ہر طرف برسات کی بہاروں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔